نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم راشد الحق سمیع حقانی

پاکستانی علاقہ میں افواج پاکستان پر امریکی جارحیت

گزشتہ دنوں امریکی طیاروں نے حسب سابق اور حسب معمول ایک بار پھر پاکستانی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مہمند ایجنسی میں قائم افواج پاکستان کی ایک اہم چیک پوسٹ کو میزائلوں اور راکٹوں سے اڑا دیا۔ جس کے نتیجہ میں پاکستانی فوج کے تیرہ جوان ایک میجر سمیت موقع پر ہی شہید ہو گئے اور ساتھ ہی نصف درجن کے قریب سویلین بھی اس حملے کی زد میں آ کر شہید ہو گئے۔ اس سے ٹھیک دو روز بعد دوبارہ امریکی طیاروں نے جنوبی وزیرستان میں بھی چند مقامات کو میزائل حملوں سے نشانہ بنایا۔ ''اتحادیوں'' کے ہاتھوں مشق ستم کی یہ کوئی نئی مثال نہیں بلکہ جب سے پاکستان نام نہاد عالمی دہشت گردی کی جنگ میں امریکہ کا اتحادی بنا ہے' اس روز بد ہی سے ارض پاکستان امریکی حملوں کی زد میں ہے۔ جب حکمران ذاتی مفاد اور ذاتی اقتدار کی طوالت کی خاطر قوم کے مفادات پس پشت ڈال دیں اور اہل وطن اور مسلمانوں کے سروں کا سودا سر بازار طے کیا جائے (اور اپنی تصنیف میں اسکا اعتراف بھی کیا جائے) اور اغیار کی خاطر اپنوں کو غیروں کے مفادات کی قربان گاہوں پر چڑھایا جائے اور اپنی افواج کو کرائے کی قاتل فوج میں تبدیل کیا جائے تو پھر ایسے میں امریکہ اور نیٹو سے اس قسم کی گھٹیا حرکت کا ظہور کوئی انہونی بات نہیں۔ جب ایمان کے عوض ڈالرز لئے جائیں گے اور قومی حمیت کو بیچ شاہراہ میں تار تار کیا جائے گا اور پرائے ''جشن'' کیلئے اپنے گھر کی سوختہ سامانی کا سامان اپنے ہاتھوں فراہم کیا جائے تو پھر اس کے بعد بھی ان سے پھول برسانے اور ''امید بہار'' رکھنا مزید دیوانگی اور حماقت والی بات ہو گی۔

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

امریکہ کو اس تازہ حملہ پر بھی کوئی دکھ' کوئی پشیمانی اور کوئی افسوس نہیں بلکہ انہوں نے انتہائی ڈھٹائی سے یہ بیان داغ دیا کہ امریکی افواج کی یہ کارروائی حق بجانب تھی اور یہ اپنے دفاع میں کارروائی کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ افغان صدر حامد کرزئی نے بھی حکومت پاکستان کو کھل کر یہ دھمکی دی ہے کہ وہ کسی بھی وقت اپنی افواج پاکستان کی حدود میں داخل کرا سکتا ہے اور خیبر سے کراچی تک کہیں بھی اپنے دشمنوں کے مراکز تباہ کر سکتا ہے۔ حامد کرزئی جیسے احسان فراموش اور کمزور حکمران کے خاک آلودہ منہ میں یہ کس کی زبان بول رہی ہے؟ دراصل امریکہ اور نیٹو نئی پاکستانی حکومت پر یہ دباؤ ڈالنا چاہتی ہے کہ وہ مشرف کی غلامانہ پالیسی کے تسلسل کو جاری رکھے اور اگر انہوں نے طالبان کیساتھ امن معاہدے اسی

طرح جاری رکھے تو ان کا سارا کھیل اُلٹایا جا سکتا ہے۔اسی لئے امریکہ کے آئے روز کے حمل اور حامد کرزئی کے دھمکی آمیز بیانات کا بنیادی مقصد ہی نئے حکمرانوں کو خوفزدہ کرانا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ رائے بھی شدت کے ساتھ پختہ ہوتی نظر آرہی ہے کہ دراصل امریکہ میں نئے صدارتی انتخابات سے قبل ری پبلکن پارٹی پاکستان اور خصوصاً صوبہ سرحد کی بدقسمت سرزمین پر ایک بڑی کارروائی اسلام پسندوں' دینی مدارس اور طالبان کے خلاف کرانا چاہتی ہے تاکہ اس کے زوال پذیر شہرت کو مسلمانوں کے خون کی سرخی سے آراستہ کرکے امریکی عوام کے دلوں کو جیتا جاسکے جس کے عوض ری پبلکن کو آئندہ صدارتی انتخابات میں آسانی ہو۔اسی لئے دن بدن صوبہ سرحد اور پاکستان کا امن وسکون تباہ کرنے کی سازشیں ان دنوں زور وشور سے جاری ہیں۔قبائلی علاقوں میں اور خصوصاً خیبر ایجنسی وغیرہ میں نام نہاد فوجی آپریشن بھی کیا جارہا ہے اور پوری شدت سے کوشش کی جارہی ہے کہ طالبان کو اشتعال دلاکر جنگ پر آمادہ کیا جائے' اس آپریشن پر نیٹو اور امریکی افواج نے مسرت کا اظہار کیا ہے۔کیونکہ ان کا مقصد ہی پاکستان کو ہر لحاظ سے غیر مستحکم کرانا ہے۔دراصل امریکہ اور وفاقی حکومت طالبان کا ہوّا کھڑا کرکے صوبہ بھر میں اور خصوصاً قبائلی علاقوں میں امریکی افواج کی کارروائیوں اور مداخلت کیلئے فضاء سازگار بنارہے ہیں۔ایک منظم سازش کے ذریعے وزیراعظم' وزیر داخلہ' وسیکرٹری داخلہ بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ طالبان پشاور پر بھی قبضہ کرسکتے ہیں۔حالانکہ حقیقت میں اس کے دور دور تک آثار نہیں پائے جاتے۔طالبان کے ترجمان نے اس کی تردید بھی کی ہے۔ستم بالائے ستم یہ ہے کہ حکمران بھی اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔اس سارے کھیل اور فساد میں ایجنسیوں کا خطرناک کھیل بھی درپردہ صاف نظر آرہا ہے۔پرویز مشرف کا خداوند جلد محاسبہ کرے' یہ سب اسی منحوس کی کارستانیاں اور پالیسیاں ہیں۔اس نے آٹھ سال مسلسل دینی قوتوں اور خصوصاً تحریک طالبان کو دیوار کے ساتھ لگائے رکھا اور پھر آخر میں شہدائے لال مسجد کے ساتھ جو سلوک اس نے کیا یہ سب انتقامی کارروائیاں اُسی کا ردعمل ہیں۔اِسی کیساتھ مولانا عبدالعزیز بھی ابھی تک پابند سلاسل ہیں۔ان کی رہائی کیلئے بھی موجودہ حکومت کوئی اقدام نہیں اٹھارہی۔جس پر دینی قوتوں اور خصوصاً تحریک طالبان وغیرہ نے بار بار اپنے خدشات اور تحفظات کا اظہار کیا ہے لیکن حکومت اس بارہ میں سنجیدہ نظر نہیں آرہی۔اگر نئے حکمرانوں نے بھی سابقہ ''پیشروؤں'' کی ذلت آمیز ڈگر کا چناؤ اپنے لئے کرلیا ہے تو اُن کا انجام بھی کسی خوشگوار منزل پر نہیں بلکہ اس خوفناک ذلت ورسوائی وبدنامی کی دلدل پر ہوگا جس میں اب تک بے شمار امریکی نواز حکمران اس سے پہلے دھنس کر مَر مِٹ کر فنا ہوچکے ہیں۔امریکی کی اس دہشتگردانہ کارروائی اور حامد کرزئی کی دھمکیوں پر حکومتِ پاکستان کا خاموش سا احتجاج حسب سابق ذلت ورسوائی وجگ ہنسائی کا مرکب تھا۔اِسے دوہرانے اور اس پر کچھ لکھنے پر بھی قلم شرمندہ ہے کیا زندہ اور بہادر قومیں اس طرح سر جھکا کر جیا کرتی ہیں؟　　　ع　　　قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند